الفضل

روزنامہ

قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ایڈیٹر رحمت اللہ خاں

یوم پنج شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۸ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش | ۱۳ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ | ۱۸ ماہ فروری ۱۹۴۳ء | نمبر ۴۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ تبلیغ ۱۳۲۲ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔

حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا لاہور سے واپس تشریف نہیں لائیں۔

خاندان حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں خیر و عافیت ہے۔ الحمد للہ۔

درخواست ہائے دُعا۔ (۱) غیور احمد صاحب قادیان کے والد بابو احمد جان خان صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور (۲) قاضی محمد ابراہیم صاحب مدرس کوٹلی امیر علی ضلع سیالکوٹ کو قبولِ احمدیت کی وجہ سے مخالفین ایذا پہنچا رہے ہیں۔ ان کی خیریت کے لئے دُعا کی جائے۔ (۳) حکیم محمد عمر صاحب اواخر دسمبر سے لبارضہ کاربنکل بیمار ہیں۔ ان کی شفایابی کے لئے دُعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۳ ماہ صفر ۱۳۶۲ھ

ایک بزرگ صحابی کا وصال

اور

اس پر میرے بعض تاثرات

از حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر احمد صاحب۔ ایم۔ اے

اظہارِ ہمدردی کرنے والوں کا شکریہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پُرانے اور ممتاز صحابی اور میرے خسر حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری کی وفات کی خبر احباب تک پہنچ چکی ہے۔ اور اس بارہ میں بعض مضامین اور اشعار بھی "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ اور شاید اس کے بعد اس موضوع پر کچھ اور لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ مگر اس قریبی رشتہ کی وجہ سے جو مجھے حضرت مولوی صاحب مرحوم کے ساتھ تھا۔ اور ان کثیر التعداد خطوط و پیغاماتِ تعزیت کی وجہ سے جو مجھے اس بارہ میں موصول ہوئے ہیں۔ اور پھر ان مخصوص حالات کی وجہ سے جن کے ماتحت حضرت مولوی صاحب کی وفات ہوئی ہے۔ میں ضروری خیال کرتا ہوں۔ کہ مختصر طور پر اپنے بعض تاثرات کا اظہار کروں۔ سب سے پہلے میں ان عزیزوں اور دوستوں اور بزرگوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر زبانی طور پر یا خطوں اور تاروں کے ذریعہ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ کہتے ہیں کہ انسان دُوسروں کے غم کو بانٹ نہیں سکتا۔ اور یہ ایک لحاظ سے درست بھی ہے مگر خالقِ فطرت نے انسانی سرشت میں کچھ ایسا مادہ ودیعت کیا ہے کہ وُہ غم کے اوقات میں اپنے عزیزوں اور دوستوں کی ہمدردی سے تسکین پاتا ہے اور اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ اس طرح اس کے غم میں بڑی حد تک کمی آجاتی ہے۔ پس میں ان سب بہنوں اور بھائیوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ان کے لئے دل سے دُعا گو ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر میرے ساتھ یا میری رفیقۂ حیات اُم مظفر احمد کے ساتھ قولاً یا فعلاً ہمدردی کا اظہار کر کے ہمارے لئے تسکین و تسلی کا سامان مہیا کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والاٰخرۃ۔

حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں حضرت مولوی صاحب کا مقام

حضرت مولوی صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے تھے۔ کیونکہ جیسا کہ وُہ اکثر خود فرمایا کرتے تھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب میں بھی اس کا ذکر موجود ہے۔ انہوں نے بالکل اوائل زمانہ میں بیعت کی تھی یعنی اعلانِ بیعت کے بعد پہلے سال میں ہی یعنی ۱۸۸۹ء میں اس سعادت سے مشرف ہو گئے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف ازالۂ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء میں شائع ہوئی [illegible] اپنے احباب کی ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کے بعد تین سو تیرہ صحابیوں کی فہرست میں بھی جو ۱۸۹۶ء میں ایک خاص پیشگوئی کی بنا پر بطور نشان تیار کرائی گئی تھی۔ ان کا ذکر تیسرے موجود ہے اور پھر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے بچوں کی شادی کی تجویز فرمائی۔ تو خاکسار راقم الحروف کی شادی کے لئے حضرت مولوی صاحب مرحوم کی ایک صاحبزادی کو منتخب فرما کر گویا انہیں اپنے خاندان کے ساتھ منسلک فرما لیا اور بالآخر جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سلسلہ کے بعض مرکزی کاموں کو سرانجام دینے کے لئے ۱۹۰۶ء میں صدر انجمن احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ تو جن چودہ اصحاب کو اس انجمن کی ممبری کے لئے جماعت میں سے منتخب کیا گیا ان میں حضرت مولوی صاحب موصوف بھی شامل تھے۔

حضرت مولوی صاحب کی ایک اور خصوصیت

ان خصوصیات کے علاوہ جن کی قدر و قیمت مرورِ زمانہ کے ساتھ یقیناً بڑھتی چلی جائے گی حضرت مولوی صاحب کو یہ خصوصیت بھی حاصل تھی۔ کہ وُہ صوبہ سرحد میں گویا احمدیت کے ہراول دستہ کے قائد اور لیڈر تھے۔ جن کے ذریعہ نہ صرف پشاور اور اس کے گرد و نواح کے بہت سے لوگوں نے حق کو قبول کیا۔ بلکہ درہ خیبر کے رستہ آنے جانے والے باشندگانِ افغانستان میں بھی احمدیت کا نفوذ ہوا۔ حضرت مولوی صاحب کا یہ ایک خاص اور نمایاں وصف تھا۔ کہ ان کا دسترخوان نہ صرف دوستوں کے لئے بلکہ تمام آنے جانے والوں کے لئے خواہ وُہ اپنے ہوں یا بیگانے بڑے ہوں یا چھوٹے ہمیشہ کھلا رہتا تھا حتّٰی کہ ان کی آمدنی کا بیشتر حصہ مہمان نوازی میں خرچ ہو جاتا تھا اور چونکہ حضرت مولوی صاحب کو اوائل زمانہ سے ہی قرآن شریف اور حدیث کے درس و تدریس کا شوق تھا۔ اس لئے اس شوق نے مہمان نوازی کے خلق کے ساتھ مل کر حضرت مولوی صاحب کے لئے تبلیغ کا ایک غیر معمولی موقعہ پیدا کر دیا تھا اور خدا نے بھی ان کی اس تبلیغ کو نوازا۔ اور انہیں بہتوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا دیا۔ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

اُمِّ مظفر احمد کی قربانی اور اس کا ثمرہ

مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد اچانک ایک تغیر آیا۔ اور حضرت مولوی صاحب مرحوم اپنے بعض دوستوں کے ساتھ اس غلطی میں مبتلا ہو گئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت نہیں بلکہ انجمن ہے۔ اور یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ "الوصیت" میں انجمن ہی کو اپنا کلی جانشین مقرر فرمایا ہے۔ یہ خیال اتنا غالب ہوا۔ کہ مولوی صاحب موصوف اس خیال کے لیڈروں میں سے ایک لیڈر بن گئے۔ اور جب حضرت خلیفۂ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔ تو وُہ غیر مبایعین میں شامل ہو کر مرکز سے کٹ گئے۔ اور قادیان کے ساتھ تمام تعلقات منقطع کر لئے اور گو انہوں نے کبھی معاندانہ رنگ میں مخالفت نہیں کی۔ مگر پھر بھی اصولاً وُہ شدید مخالف تھے۔ اور یہ وقت میری رفیقۂ حیات اُمِّ مظفر احمد کے لئے ایک بڑے امتحان کا وقت تھا۔ کیونکہ نہ صرف باپ بلکہ ماں اور سارے بہن بھائی اور دُوسرے جدی عزیز غیر مبایعین کے ساتھ ہو گئے تھے۔ اور ان کے لئے میرے ساتھ رہنے کا یہ مطلب تھا کہ وُہ عملاً اپنے تمام رشتہ داروں کے ساتھ قطع تعلق کر لیں مگر خدا نے انہیں توفیق دی۔ اور ہمت عطا کی چنانچہ میرے دریافت کرنے پر انہوں نے بلا تامل جواب دیا۔ کہ میں بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے ساتھ ہوں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ یہ زیادہ تر ان کی اسی قربانی کا ثمرہ تھا۔ کہ چھبیس ۲۶ سال کے طویل عرصہ کے بعد جو گویا ایک نسل کا حکم رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے جو کسی چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو بھی ضائع نہیں فرماتا۔ اور ہر نیکی کے مناسبِ حال اس کا بدلہ دیتا ہے۔ ان کے والد کو ان کے باقی تمام رشتہ داروں سے اور بیٹوں تک سے جدا کر کے ان کے پاس لے آیا۔ اور انہی کے مکان میں انہی کے ہاتھوں میں وفات دی۔ مجھے پھر کہنا چاہیئے کہ ایں سعادت بزورِ بازو نیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

حضرت مولوی صاحب کی قادیان میں آمد

حضرت مولوی صاحب کی اس دینی جدائی کا صدمہ میرے لئے بھی بہت بھاری تھا۔ کیونکہ خسر ہونے کی وجہ سے وُہ میرے لئے گویا باپ کے حکم میں تھے اور میں اپنی بعض تنہائی کی گھڑیوں میں یہ سوچا کرتا تھا۔ کہ کہیں ان کی یہ جُدائی اور دُوری میرے کسی مخفی عمل کی شامت کا نتیجہ نہ ہو۔ مگر میرے لئے سوائے دُعا کے اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ کیونکہ حضرت مولوی صاحب مرحوم باوجود نہایت بااخلاق بزرگ ہونے کے اپنے خیالات میں بہت پختہ اور سخت تھے۔ اور اب ان کی عمر بھی ایسی ہو چکی تھی۔ جس میں عموماً انسان کے خیالات میں ایک قسم کا ٹھوس پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اور انسانی دماغ کسی ذہنی تبدیلی کے لئے جلد تیار نہیں ہو سکتا۔ لیکن خدائی تقدیر اپنی مخفی تاروں کے ساتھ برسرِ عمل تھی۔ اور جیسا کہ مجھے بعد میں معلوم ہوا حضرت مولوی صاحب اپنے رفقاء لاہور کو قریب سے دیکھنے کے نتیجہ میں ان کے طور و طریق سے آہستہ آہستہ بدظن ہو رہے تھے اسی حالت میں خلافت جوبلی کی تقریب آگئی اور مجھے اس کے لئے کتاب "سلسلہ احمدیہ" کی تصنیف میں مصروف ہونا پڑا۔ اس تصنیف کے دوران میں جب میں سلسلہ کی تاریخ کے اس حصہ میں پہونچا۔ جو غیر مبایعین کے فتنہ سے تعلق رکھتا ہے۔ تو اس وقت یہ حقیقت اپنی انتہائی تلخی کے ساتھ میرے سامنے آئی۔ کہ میرا ایک نہایت قریبی بزرگ ابھی تک خلافتِ حقّہ کے دامن سے جدا ہے۔ اور میں نے اس رسالہ کے لکھتے لکھتے یہ دُعا کی کہ خدایا تُو ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر تیری کوئی اٹل تقدیر مانع نہیں۔ تو تُو انہیں حق کی شناخت عطا کر اور ہماری اس جدائی کو دُور فرما دے۔ میں اپنے خدا کا کس مونہہ سے شکر ادا کروں۔ کہ ابھی اس رسالہ کی اشاعت پر ایک مہینہ بھی نہیں گزرا تھا۔ کہ ہمارے خدا کی مخفی تاریں حضرت مولوی صاحب کو کھینچ کر قادیان لے آئیں اور وُہ چھبیس سال کی لمبی جدائی کے بعد بیعتِ خلافت سے مشرف ہو گئے۔ فالحمد للہ علٰی ذالک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

نیکی اور فطری سعادت

جہاں تک ظاہری اسباب کا تعلق ہے اس غیر معمولی اور غیر متوقع تغیر کا باعث حضرت مولوی صاحب کی اپنی نیکی اور اپنی فطری سعادت تھی۔ حدیث میں آتا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک قریبی رشتہ دار حکیم بن حزام ایک لمبی مخالفت کے بعد مسلمان ہوئے تو انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

کہ یا رسول اللہ میں جاہلیت کے زمانہ میں صدقہ وخیرات بہت کیا کرتا تھا۔ کیا مجھے اس کا بھی کچھ ثواب ملیگا۔ آپ نے بے ساختہ فرمایا اسلمت بما اسلفت یعنی تمہیں اسلام کی توفیق ملنا اسی نیکی کی وجہ سے ہے جو تم صدقہ وخیرات کی صورت میں اسلام سے پہلے کیا کرتے تھے۔ بس یہی حال حضرت مولوی صاحب کی بیعت کا سمجھنا چاہیئے۔ ایک غلط فہمی کی وجہ سے انہیں خلافت کے معاملہ میں ٹھوکر لگی۔ مگر نیت خراب نہیں تھی۔ اور تمام زندگی نیکی اور طہارت اور عمل خیر میں گزری تھی۔ اور دنیا کی چیزوں میں کبھی انہماک نہیں کیا۔ اور اپنے آپ کو ہمیشہ خدمت دین کے لئے وقف رکھا پس خدائے رحیم وکریم نے جو دلوں کو دیکھتا ہے انہیں وفات سے پہلے ان کی غلطی پر آگاہ کرکے حق کے قبول کرنے کی توفیق عطا کر دی۔ گویا خدا کے فرشتے ان کی نیکی کی طرف دیکھتے ہوئے ان کی موت کو روکے ہوئے تھے۔ تاوقتیکہ انہیں حق کی شناخت نصیب ہو گئی

گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار

چھبیس سال کی طویل مخالفت خود مخالف خیال کے لیڈر اور روح رواں۔ شدید ترین معاند گروہ کا ماحول۔ ساری اولاد مخالف خیال کی موید۔ عمر سو سال کے قریب جبکہ انسانی خیالات عموماً ٹھوس صورت اختیار کرکے منجمد ہو جاتے ہیں۔ اور کسی تبدیلی کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بایں ہمہ جب میں نے ۱۹۳۹ء کے جلسہ سالانہ پر حضرت مولوی صاحب موصوف کو قادیان تشریف لانے کی تحریک کی تو انہوں نے کچھ تامل کے بعد اسے قبول کر لیا۔ اور پھر چند دن کے قیام کے بعد جنوری ۱۹۴۰ء میں خدا نے انہیں بیعت کی توفیق عطا کر دی یقیناً یہ ایک خاص خدائی تقدیر تھی۔ جو ایک طرف ان کی نیکی اور دوسری طرف ہماری دلی تڑپ کی وجہ سے انہیں وفات سے پہلے گویا گھیر گھیر کر قادیان کھینچ لائی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

"گرچہ بھاگیں جبر سے دیتا ہے قسمت کے ثمار"

میرے خسر میری بیوی کے باپ۔ میرے بچوں کے نانا۔ چھبیس ۲۶ سال تک خدائی تقدیر سے بھاگا کئے۔ حتی کہ اسی بھاگ دوڑ میں وہ اس عمر کو پہونچ گئے۔ جبکہ بھاگنے والا عموماً چپکے سے بچ کر نکل جایا کرتا ہے۔ مگر خدا کی تقدیر سے کون بھاگ سکتا ہے۔ آخر جب کہ وہ گویا قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے۔ اور ظاہری حالات کے ماتحت ہمیں ان کی طرف سے گویا مایوسی تھی۔ خدائی رحمت کی تقدیر نے انہیں آ پکڑا۔ اور اب وہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پہلو میں مدفون ہیں۔ کیونکہ بیعت کے ساتھ ہی انہوں نے وصیت کی توفیق بھی پالی تھی۔

خلافت حقہ کی تائید میں زوردار مضامین

لیکن ابھی ایک خاص مرحلہ باقی تھا۔ اگر مولوی صاحب موصوف جیسا کہ ان کی عمر اور حالت کا تقاضہ تھا بیعت کے جلد بعد ہی فوت ہو جاتے۔ تو عوام اس کو غلط فہمی میں ڈالنے کے لئے غیر مبایعین اصحاب کو اس اعتراض کا موقعہ تھا۔ کہ پیر فرتوت تھے۔ کہ قادیان جا کر وہاں کے ماحول سے متاثر ہو گئے۔ اور لوگوں کے کہنے کہانے سے بلا سوچے سمجھے بیعت کر لی۔ یا کسی کے ناواجب اثر کے نیچے آ گئے وغیر ذالک۔ اس اعتراض کے سدباب کے لئے خدا تعالےٰ نے حضرت مولوی صاحب کو بیعت کے بعد پورے تین سال تک زندہ رکھا اور نہ صرف زندہ رکھا۔ بلکہ ان کے قلم سے خلافت حقہ کی تائید میں بڑے زوردار مضامین لکھوا لئے۔ اور ان کے ذریعہ سے کئی لوگوں کو بیعت خلافت کی توفیق عطا کی اور یہ سلسلہ ان کے پشاور تشریف لے جانے کے بعد تک جاری رہا۔ جس سے ثابت ہو گیا۔ کہ انکی بیعت کسی خارجی اثر کے ماتحت نہیں تھی۔ بلکہ علی وجہ البصیرت تھی۔ اور انہوں نے غیر مبایعین کے عقائد اور طریق کو غلط پا کر اور خلافت ثانیہ کو حق بجانب یقین کرکے بیعت کی تھی۔

خدا تعالےٰ کے فضل کا غیر معمولی کرشمہ

اور جب یہ سب کچھ ہو چکا تو اللہ تعالےٰ نے اپنی ازلی تقدیر کے ماتحت انہیں مقبرہ بہشتی کے لئے واپس قادیان لے آیا۔ اور یہیں ان کے آخری ایام کی خدمت کی توفیق اور سعادت عطا کی۔ اور پھر مزید فضل الٰہی یہ ہوا کہ ان کی وفات بھی ایسے وقت میں ہوئی۔ جبکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ قادیان میں موجود تھے۔ حالانکہ اس سے قبل اور اس کے بعد ہر دو زمانہ میں آپ باہر سفر پر تھے۔ اور صرف درمیان میں چند دن کے لئے قادیان میں قیام کیا۔ اور پھر جنازہ میں بھی غیر معمولی کثرت کے ساتھ دوستوں نے شرکت کی۔ یہ سب باتیں ہمارے قادر ومتصرف رحیم وکریم خدا کے فضل ورحمت کا غیر معمولی کرشمہ ہیں۔ ان الفضل بید اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم

غیر مبایعین کے ایک معزز رکن کا خواب

جن اصحاب کیطرف سے مجھے اس موقعہ پر ہمدردی اور تعزیت کے خطوط موصول ہوئے۔ ان میں سے ایک خط مولوی محمد یعقوب خان صاحب ایڈیٹر اخبار لائٹ کا بھی تھا۔ خان صاحب موصوف غیر مبایعین کے ایک معزز رکن ہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کے ہم زلف اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے داماد ہیں۔ خان صاحب نے اپنے اس خط میں حضرت مولوی صاحب مرحوم کی بہت تعریف کی ہے۔ اور اپنا ایک خواب بھی لکھا ہے۔ جو میں خود انہی کے الفاظ میں اس جگہ درج کرتا ہوں خان صاحب لکھتے ہیں:۔

میں نے (حضرت مولانا مرحوم کی وفات سے چند دن قبل) رویا میں دیکھا۔ کہ آپ ہی کے مکان میں مولانا چارپائی پر پڑے ہیں اور بیماری کی حالت میں ہیں۔ اس چارپائی کے ساتھ ساتھ بڑے موٹے موٹے انار لگے ہوئے ہیں۔ جیسے ایک درخت کے ساتھ۔ مگر ہر ایک انار کٹا کٹایا ہے۔ اور اس کے موٹے موٹے دانے ایسی چمک اور کشش رکھتے تھے کہ کھانے کو دل للچاتا تھا۔ اور جب میں نے بھی ہاتھ بڑھا کر اس کے دو چار دانے کھانے تو خیال گزرا۔ کہ یہ تو مولانا کی چیز ہے۔ اور ساتھ ہی یہ سمجھ آئی۔ کہ یہ جنت کا وہ نقشہ ہے جو "قطوفها دانية" میں کھینچا گیا ہے"۔

غیر مبایعین کے لئے ایک زبردست حجت

یہ خواب جہاں ایک طرف حضرت مولوی صاحب مرحوم کے نہایت نیک انجام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وہاں دوسری طرف ہمارے غیر مبایعین اصحاب کے لئے بھی ایک زبردست حجت ہے۔ خان صاحب موصوف کا ایک ایسے شخص کے متعلق یہ خواب دیکھنا جو ان کے درمیان چھبیس ۲۶ سال کا طویل عرصہ رہ کر پھر ان سے قطع تعلق کرکے اور ان کے خیالات سے متنفر ہو کر قادیان کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اسی رجوع کی حالت میں وہ وفات پاتا اور مقبرہ بہشتی میں دفن ہوتا ہے۔ اور خواب میں یہ دکھایا جانا کہ وہ نہ صرف جنتی ہے۔ بلکہ جنت کے اعلےٰ اور دلکش پھلوں سے گھرا ہوا ہے۔ اور یہ پھل اس کے لئے اس طرح کٹے کٹائے ہیں کہ گویا کھائے جانے کے لئے بالکل تیار ہیں۔ اور خواب میں ہی یہ خیال آنا کہ یہ منظر بہشتی نظارہ قطوفها دانية کی ایک جھلک ہے۔ حضرت مولوی صاحب کے غیر معمولی نیک انجام اور ان کے آخری خیالات اور آخری عقائد کے صحیح ہونے کی تائید میں ایک ایسی بین اور روشن دلیل ہے جس سے کوئی عقلمند اور غیر متعصب شخص انکار نہیں کر سکتا۔ اور اس خواب کا ایک لطیف حصہ یہ بھی ہے۔ کہ مولوی محمد یعقوب خان صاحب کو خواب میں ہی ان دلکش پھلوں کے کھانے کی تحریک ہوئی۔ جو اس طرف اشارہ تھا۔ کہ انہیں خلافت حقہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ چنانچہ جب انہوں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے چند دانوں کو چکھا۔ تو مزا محسوس کیا۔ اور یہ چکھنا اسی غرض سے تھا۔ کہ انہیں اس کا مزا محسوس کرایا جائے۔ اور اس کے حاصل کرنے کی تحریک کی جائے تو اس پر فوراً ان کے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ پھل تو حضرت مولوی صاحب مرحوم کا حصہ اور انہی کا حق ہیں۔ کاش ہمارے غیر مبایع اصحاب اس خواب پر غور کریں۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں۔ والحکم حکم اللہ واللہ خیر الحاکمین

حضرت مولوی صاحب کی اولاد سے گزارش

بالآخر میں حضرت مولوی صاحب کی اولاد اور اپنے نسبتی بھائیوں اور بہنوں اور ان کی اولاد سے بھی جن میں سے کئی اب تک بیعت خلافت سے محروم ہیں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ کہ مرحوم اس ناپائدار دنیا میں اپنی پاک زندگی کے ایام گزار کر اپنے خدا کے حضور پہونچ چکا ہے اور اس کا انجام ایسا مبارک ہوا ہے۔ کہ ہم سب کے لئے جائے رشک ہے۔ مگر اس کی وفات سے آپ لوگوں پر ایک بھاری ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اگر آپ نے اپنے پاک نفس بزرگ کی زندگی اور اس کے نیک انجام کو دیکھتے ہوئے اس رستہ کی طرف قدم نہ اٹھایا جس کی طرف خدائے قدیر کی ازلی تقدیر اپنے گوناگوں تصرفات کے ساتھ اسے وفات سے قبل کھینچ لائی تھی۔ تو آپ یقیناً خدا کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ میرے دل میں آپ لوگوں کی بے حد محبت ہے۔ پس گو دنیا داری کے اصول کے ماتحت شائد یہ موقعہ ایسی باتوں کے کہنے کا نہیں مگر ہمارا مسلک دینی ہونا چاہیئے۔ نہ کہ دنیاوی۔ اور آپ کی محبت اور ہمدردی ہی مجھے اس فرض کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔ کہ میں اس موقعہ پر آپ کو بتا دوں اور جتا دوں کہ جدھر خدائی تقدیر کی انگلی اٹھی ہے۔ آپ کا فرض ہے کہ ادھر توجہ دیں۔ اور اپنے مرحوم باپ اور دادا اور نانا کے مسلک کو ہاں اس مسلک کو جس کے صحیح ہونے پر خدائی مہر ثبت ہو چکی ہے اپنا مسلک بنا کر خدائی انعاموں کے وارث ہوں۔ اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کا حافظ وناصر رہے۔ اور آپ کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور انجام بخیر کرے۔ آمین اولے خدا تو ایسا فضل فرما۔ کہ میں بھی جو تیرا ایک بہت گنہگار اور ناکارہ بندہ ہوں تیری وسیع رحمت سے اپنے عمل کے مطابق نہیں بلکہ اپنے اس جذبہ کے مطابق جو تو نے میرے دل میں ودیعت کیا ہے حصہ پاؤں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ میں اپنے نفس کے متعلق بھی وہ علم نہیں رکھتا جو تو رکھتا ہے۔ آمین یا ارحم الراحمین

دوستوں اور عزیزوں کا شکریہ

آخر میں میں ان سب بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے حضرت مولوی صاحب کی تیمارداری میں یا ان کی وفات کے بعد ان کی تجہیز وتکفین وتدفین وغیرہ کے انتظام میں حصہ لے کر ہمارا ہاتھ بٹایا۔ اور اسلامی اخوت وہمدردی کا ثبوت دیا۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

تندرستی کا گُر

(از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب)

اگر تندرستی کی ہے آرزو | طبیبوں کی کرنا نہ تم جستجو
یہی ایک کافی ہے یاد و عمل | کُلُوْا وَاشْرَبُوْا لیک لَا تُسْرِفُوْا

رپورٹ مساعی مجلس خدام الاحمدیہ بابت ماہ وفا (جولائی) ۱۳۲۱ ہش

شعبہ ذہانت وصحت جسمانی :- قادیان۔ محلہ دارالرحمت اور دارالعلوم میں خدام کے لئے لاٹھی ٹریننگ لازمی کی گئی حاضری ۸۰ فیصدی رہی۔ دارالفضل اور مسجد مبارک کے خدام بھی لاٹھی چلانے کی مشق کرتے رہے۔ ورزش اجتماعی بند رہی۔ دارالشیوخ:۔ عصر کے بعد ممبران مختلف کھیلوں میں شریک ہوتے رہے۔ بورڈنگ تحریک جدید:۔ روزانہ فٹ بال۔ کبڈی اور دوڑ ہوتی رہی۔ تیراکی اور رگرچ کے مقابلے ہوتے رہے۔ دارالبرکات:۔ ممبران فرداً فرداً ورزش کرتے رہے۔ بورڈنگ مدرسہ احمدیہ:۔ خدام فٹ بال کھیلتے اور پی۔ ٹی کرتے رہے۔

بیرونی مجالس :- آسنور (کشمیر):۔ زعیم اور سیکرٹری روزانہ ورزش کرتے رہے۔ سیالکوٹ:۔ اراکین ڈنڈ بیٹھک اور دوڑ کرتے رہے۔ سید والی:۔ تیرنے کی مشق نگرانی میں کرائی جاتی رہی۔ کیرنگ:۔ کبڈی کھیلی جاتی رہی۔ چک ۹۹ سرگودھا:۔ خدام اپنے طور پر ورزش کرتے ہیں۔ لاہور:۔ ممبر سیر کو جاتے ہیں۔ ایک حلقہ میں صبح ایک میں شام کو روزانہ کھیلا جاتا ہے۔ چک ۱۲۹:۔ چھلانگوں کی مشق کرائی گئی۔ سونگھڑہ ضلع کٹک:۔ نشانہ بازی تیرنے اور گھوڑے کی سواری کی مشق کرائی جاتی رہی۔ ایک ورزشی انعامی مقابلہ بھی کیا گیا۔ دادی زیکا: انفرادی طور پر خدام ورزش کرتے ہیں۔ گوجرانوالہ: فٹ بال کھیلنا [illegible] کی مشق ہوتی رہی۔ کریام۔ کبڈی۔ دوڑ وغیرہ کی مشق کرائی جاتی رہی۔ شملہ:۔ ایک تفریحی پروگرام میں جمعہ [illegible] تیرنے کی مشق کرائی جاتی رہی۔

شعبہ تعلیم :- دارالرحمت:۔ صرف ایک ناخواندہ کو پڑھایا جاتا رہا۔ دارالفضل:۔ تین افراد کو پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ شہادت القرآن کے امتحان میں ۳۰ خدام شامل ہوئے۔ دارالبرکات:۔ ایک رکن کو سادہ قرآن کریم پڑھایا جاتا رہا۔ مسجد مبارک:۔ ایک رکن باقاعدہ درس دیتا رہا۔ امتحان شہادت القرآن میں نو خدام شریک ہوئے۔ بورڈنگ تحریک جدید:۔ تمام اراکین کو قرآن مجید ترجمہ اور تشریح کے ساتھ۔ اور چھ کو یسرنا القرآن پڑھایا جاتا رہا۔ امتحان میں ۴۷ خدام امتحان میں شامل ہوئے۔ دارالفتوح:۔ ایک ممبر باقاعدگی سے تعلیم حاصل کرتا رہا۔ دارالسعة چار دوست تعلیم حاصل کرتے رہے۔ کام قابل تعریف رہا۔ سید والی:۔ چھوٹے بچوں کو نماز باترجمہ سکھائی جاتی رہی۔ تین افراد کو قرآن مجید پڑھایا جاتا رہا۔ کوہاٹ ایک بچے کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا۔ کیرنگ نائٹ سکول کا اجراء کیا گیا۔ نوناخواندگان روزانہ پڑھتے رہے۔ چک ۹۹ شمالی سرگودھا:۔ ممبران اپنے اپنے طور پر مطالعہ کرتے رہے۔ لائل پور:۔ دعائیں اور سورتوں کی ابتدائی اور آخری آیات یاد کرائی جاتی رہیں۔ لاہور:۔ تفسیر کبیر، شہادت القرآن۔ حدیث اور تاریخ اسلام کا درس جاری رہا۔ دو بچوں کو نماز یاد کرائی جاتی رہی۔ حیدرآباد دکن بعض اراکین کو قرآن مجید سادہ روز پڑھایا جاتا رہا ہفتہ میں دو دفعہ احمدیہ اور شہری کا [illegible] کا درس دیا جاتا رہا۔ [illegible] ۲۵ ناخواندگان [illegible] کو پڑھنا شروع کیا [illegible] اطفال کی تعلیم کا بھی انتظام کیا گیا۔ [illegible] ایک ناخواندہ کو اردو لکھنا اور پڑھنا سکھایا جا رہا ہے۔ سونگھڑہ:۔ نماز باترجمہ پڑھانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کانپور:۔ نماز اور [illegible] القرآن یاد کرائی جاتی رہیں۔ گوجرانوالہ:۔ دو اراکین کو قرآن باترجمہ اور سولہ کو نماز باترجمہ پڑھائی جاتی رہی۔ جبل پور:۔ تفسیر کبیر اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس جاتا رہا۔ ہریا نگر کی کارگزاری: تعلیم ناخواندگان کے سلسلہ میں معززکم کی مناسب ہدایات دی گئیں امتحان شہادۃ القرآن کے لئے بذریعہ الفضل اور قادیان کے مختلف محلہ جات میں جاکر تحریک کی گئی۔ خلیل احمد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔

ولادت اور درخواست دعا

اخویم مولوی محمد الدین صاحب مولوی فاضل (جنہیں نومبر ۱۹۴۲ء کے وسط میں مغربی افریقہ کے لئے بطور مبلغ سلسلہ احمدیہ روانہ کیا گیا تھا۔ اور ابھی تک جہاز کے ڈوب جانے کے باعث لاپتہ ہیں) کے ہاں گزشتہ جمعہ کی شب (۱۲ فروری) فرزند تولد ہوا ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ نے مولود کا نام جمال الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں نیز مولوی محمد الدین صاحب کی سلامتی کیلئے بھی دعا فرمائیں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری قادیان

احمدی نوجوانوں کی بھرتی

۱۵ پنجاب رجمنٹ میں احمدیہ کمپنی کے لئے مزید ۸۰ نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اسی طرح ۵۹ گیریزن کمپنی کے لئے بھی ۴۰ احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ اس بھرتی کے لئے میں انشاء اللہ ۲۵ فروری سے ۲۸ فروری تک اضلاع گجرانوالہ اور گجرات کا دورہ کر رہا ہوں تفصیلی پروگرام بعد میں شائع کر دیا جائیگا متعلقہ جماعتوں کے عہدہ داران سے امید کی جاتی ہے کہ ابھی سے پوری تندہی کیساتھ احمدی نوجوانوں کو بھرتی کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں گے اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو بھرتی کیلئے پیش کریں گے۔ گزشتہ دنوں میں نے ضلع سیالکوٹ کا دورہ کیا تھا۔ وہاں کے دوستوں نے ہر طرح سے تعاون کیا۔ اور صرف چار دن میں ۸۰ ریکروٹ بھرتی کروائے۔ مجھے یقین ہے کہ اضلاع گجرانوالہ اور گجرات کے دوست بھی پیچھے نہیں رہیں گے۔ مرزا شریف احمد اسسٹنٹ ریکروٹنگ آفیسر لاہور ایریا

تحریک جدید کا چندہ ۱۵ مارچ تک ادا کر کے صف اول میں کھڑے ہو جاؤ

فرمایا "آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں سابقون الاولون میں شامل ہونے کی کوشش کرنا آپ کا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے" تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لینے والو! آج سے اس کوشش میں لگ جاؤ کہ ۱۵ مارچ کا دن چڑھنے سے پہلے آپکا سال نہم کا وعدہ مرکز میں سو فیصدی داخل ہو چکا ہو۔ کیونکہ یہ وہ تاریخ ہے جس کو سابقون الاولون کی پہلی فہرست حضور ایدہ اللہ کے حضور دعا کے لئے پیش کی جائے گی اس کے لئے ابھی سے حوصلہ پیدا کریں۔ خاکسار فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۱۶ر فروری۔ آٹھویں فوج نے جنوبی ٹیونیشیا میں بنگاڈان پر قبضہ کر لیا ہے۔ شہر کے جنوب میں دشمن سے کافی لڑائی ہوئی۔ لڑائی کے میدان پر صرف شکاری طیارے سرگرم رہے۔ فہس کے محاذ پر ۷۰ میل اندر امریکن اور جرمن فوجوں میں سخت لڑائی ہو رہی ہے امریکن فوجوں نے یہاں جوابی حملہ شروع کر دیا ہے اور حالت پر قابو پا لیا گیا ہے۔ امریکن طیاروں نے نیپلز پر بمباری کی۔ دو تجارتی جہازوں پر نشانے لگے۔

دہلی ۱۶ر فروری۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی طیاروں نے سنٹرل برما میں ہے ہو کے ہوائی اڈہ پر حملہ کیا۔ بیٹریوں اور جہازوں کے میدان پر بم گرے۔ گذشتہ شب شوابیو پر بھی حملہ کیا گیا۔ کئی جگہ آگ لگ گئی۔

لنڈن ۱۶ر فروری۔ جرمنوں نے مان لیا ہے۔ کہ روس میں روسٹوف اور وارشیلوف گراڈ کا درمیانی علاقہ ان کے ہاتھ سے نکل چکا ہے۔

بمبئی ۱۶ر فروری۔ حکومت بمبئی کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ ۲۴ گھنٹوں میں گاندھی جی کی حالت اور بھی خراب ہو گئی ہے۔ ڈاکٹر بی۔ سی۔ رائے اور بعض اور ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا۔

لاہور ۱۶ر فروری۔ پنجاب اسمبلی کا بجٹ سیشن ۴ر مارچ کو شروع ہو کر سر سکندر حیات خان کی وفات پر افسوس کے طور پر بند ہو جائیگا۔ اور پھر ۵ر مارچ کو شروع ہوگا۔ جب فنانس ممبر بجٹ پیش کرینگے۔ پنجاب ڈسٹرکٹ بورڈ بل اور الیکٹرسٹی ڈیوٹی بل ۵ر مارچ کے بعد پیش ہوں گے۔

دہلی ۱۶ر فروری۔ اخبار ہندوستان ٹائمز پر گورنمنٹ کی طرف سے عائد کردہ پابندی کیخلاف کونسل آف سٹیٹ میں جو تحریک التوا پیش ہوئی تھی مسترد ہو گئی۔ مسٹر حسن امام نے کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن پیش کیا تھا۔ کہ ۱۹۴۰ء میں زیادہ نفع کے ٹیکس کا جو بل پاس ہوا تھا۔ اس میں بعض تبدیلیاں کی جائیں۔ یہ بھی نامنظور ہو گیا۔

لنڈن ۱۵ر فروری۔ ویٹیکن میں مقیم ہنگرین وزیر نے پوپ سے ملاقات کر کے اُن سے درخواست کی۔ کہ کیا وہ ہنگری کی علیحدہ صلح کرانے کیلئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کرنے کے لئے تیار ہیں۔ پوپ نے کہا کہ پیشتر اس کے کہ ویٹیکن مداخلت کرے۔ ہنگری کو ساری دنیا پر یہ ظاہر کر دینا چاہیئے۔ کہ اس نے محوریوں کے ساتھ اپنے تمام پولیٹیکل اور اخلاقی تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ اُسے روس کے میدان جنگ میں لڑنیوالی ہنگرین فوجوں کو واپس بلا لینا چاہیئے۔ اور یہودیوں کیخلاف تمام قوانین کو واپس لے لینا چاہیئے۔ اس معاملہ میں پوپ کا رویہ اتنا مایوس کن تھا کہ ویٹیکن کے ہنگرین وزیر نے وزیر اعظم کو بلا بھیجا۔ اور اس نے ہنگری کے رویہ کے متعلق وضاحت کی۔

نئی دہلی ۱۵ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں کامرس ممبر نے اعلان کیا کہ سٹینڈرڈ کلاتھ اپریل میں مارکیٹ میں آجائیگا۔

نئی دہلی ۱۵ر فروری۔ آج مرکزی اسمبلی میں بتایا گیا۔ کہ وسط مشرق کی جنگ میں پندرہ ہزار ہندوستانی ہلاک مجروح ہوئے۔ لیکن ہندوستانی فوجوں نے اٹلی اور جرمنی کے ایک لاکھ سپاہیوں کو قید کرنے کے علاوہ بہت سے مال غنیمت پر بھی قبضہ کیا۔ برما کے محاذ کے متعلق بیان کیا گیا کہ ہندوستانی سپاہی بھی اب جاپانی سپاہیوں کی طرح جنگل میں لڑائی کے ماہر بن رہے ہیں۔

بمبئی ۱۶ر فروری۔ مسٹر فضل الحق صاحب نے مسٹر جناح کو لکھا تھا کہ مجھے معہ رفقاء کے لیگ میں شامل کر لیا جائے۔ میں ڈسپلن کا پابند ہونگا۔ اس کے بعد آپ مسٹر جناح سے دہلی میں ملے۔ مسٹر جناح نے جواباً کہا ہے کہ اگر مسٹر فضل الحق وزارت عظمیٰ سے مستعفی ہو جائیں اور پروگریسو کولیشن پارٹی توڑ دیں۔ تو ان کو دوبارہ لیگ میں لیا جا سکتا ہے۔ نیز وہ اپنے کئے پر افسوس کا اظہار کریں۔ مسٹر فضل الحق اس کے لئے تیار معلوم ہوتے ہیں۔

دہلی ۱۶ر فروری۔ آج سنٹرل اسمبلی میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ گذشتہ سال ہندوستان سے ۱۷۶۰۰۰ ہزار ٹن چاول اور ۱ لاکھ ۲۹ ہزار ٹن دوسرا اناج سیلون بھیجا گیا۔ ہندوستان میں تیرہ ارب ۷۰ کروڑ گز کپڑا تیار کیا گیا جس میں سے ۱ ارب ۹۲ کروڑ گز باہر بھیجا گیا۔

لنڈن ۱۶ر فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹیونیشیا میں دشمن گافسا میں داخل ہو گیا ہے۔ اگر اسے خالی نہ کیا جاتا۔ تو یہاں کی اتحادی فوج باقی فوج سے کٹ جاتی۔ فہس کے محاذ پر امریکن فوج نے جرمن فوج کو چھ میل پیچھے دھکیل دیا ہے۔ جو سیدی بوزید کی طرف بڑھنا چاہتی تھی۔ اس لڑائی میں مسلح دستوں نے حصہ لیا تھا۔ دشمن کو کافی نقصان پہنچا ہے۔

ماسکو ۱۶ر فروری۔ ابھی ابھی سوویٹ ریڈیو سے یہ اعلان چھ بار دہرایا گیا ہے کہ روسی فوجوں نے خارکوف پر قبضہ کر لیا ہے یہ شہر روس کا دوسرے درجہ کا بڑا ریلوے جنکشن ہے۔ جرمنوں نے اکتوبر ۱۹۴۱ء میں اس پر قبضہ کیا تھا۔ اور قبضہ کرنے میں ان کے ایک لاکھ بیس ہزار سپاہی ہلاک یا مجروح ہوئے تھے۔ جرمن جنوبی روس میں سامان اور رسد پہنچانے کے لئے اس چھاؤنی سے کام لیتے تھے۔ اتنا بڑا دھکا جرمنوں کو روس کی ساری لڑائی میں پہلے نہیں لگا۔ روسی اب روسٹوف سے ٹاگن راگ کو بڑھ رہے ہیں۔ اور اب صرف بیس میل پر ہیں۔ سٹالینو اور اوریل کے لئے بھی خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔

واشنگٹن ۱۷ر فروری۔ امریکہ کے ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۲۹ر جنوری سے ۴ر فروری تک سالومن کے علاقہ میں جاپانیوں نے ایک بھاری امریکن کروزر اور ایک تباہ کن جہاز کو ڈبو دیا۔ دشمن کے پندرہ جہاز ڈوبے ہیں۔ ہوائی لڑائیوں میں دشمن کے ساٹھ طیارے کام آئے۔ امریکہ کو بھی ۲۲ طیاروں کا نقصان ہوا۔ اب تک سالومن میں جاپانیوں کے ۱۸۲ جہاز ڈبوئے گئے یا ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ اور اسکے ۸۷۴ طیارے کام آئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ر فروری۔ بحیرۂ روم کے برطانی بیڑے کے کمانڈر ایڈمرل کننگھم نے الجیرس میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ شمالی افریقہ میں اتحادی فوجوں کے اترنے کے بعد سے اب تک ۸۰۰ اتحادی جہاز وزنی ۶۵ لاکھ ٹن اس علاقہ کی بندرگاہوں میں لنگر انداز ہوئے ہیں۔

لنڈن ۱۷ر فروری۔ امریکن طیاروں نے جرمن آبدوزوں کے مشہور اڈہ سارا [illegible]

آپ کے لڑکے کا مستقبل

آپ اسے بلا کسی خرچ کے چند مہینوں میں کاریگر بنوا سکتے ہیں

ہندوستان کو ماہر کاریگروں کی بہت بڑی تعداد چاہیئے بحض جنگ کے زمانہ میں ہی نہیں ۔ بلکہ جنگ کے بعد بھی ۔ ہندوستان کی صنعتی ترقی کا دارومدار انہی تربیت یافتہ اور ماہر کاریگروں کی کثرت پر ہوگا ۔

فن اور ہنر جاننے والا کبھی بے روزگار نہیں رہ سکتا

حکومت ہند محکمہ لیبر کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم کے ماتحت آپ سرکاری خرچ پر اپنے لڑکے کو مفت تعلیم دلوا سکتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ جب تک وہ کام سیکھیگا اُسے ہر مہینہ سرکاری وظیفہ بھی ملیگا

ہر میٹرک پاس کو ۲۹ روپیہ سے ۱۴۰ روپیہ ماہوار تک اور میٹرک سے کم درجہ کی تعلیم والے کو ۲۴ روپے سے ۲۶ روپے ماہوار تک وظیفہ ملتا ہے ۔ اس اسکیم میں ۱۷ سال سے ۴۰ سال تک کی عمر کا ہر پڑھا لکھا آدمی شامل ہو سکتا ہے ۔ کام سکھلانے کے لئے ماہر اور تجربہ کار ہندوستانی اور انگریز کاریگر مقرر ہیں ۔ چند مہینوں کی باقاعدہ تربیت سے مندرجہ فنون میں سے اپنی پسند کے مطابق جو بھی فن چاہے سیکھ سکتا ہے ۔ امتحان پاس کرنے پر اُسے سول فیکٹریوں یا سامان جنگ تیار کرنے کے کارخانوں میں معقول ملازمت مل جائیگی ۔ اگر وہ بحری بری یا ہوائی افواج میں بطور کاریگر چن لیا جائے تو تنخواہ بھی زیادہ دی جائیگی اور ترقی کے مواقع بھی زیادہ ہونگے ۔ اِن فنون میں سے کوئی بھی فن سیکھ کر وہ ساری عمر اچھی آمدنی اور باعزت روزگار حاصل کرسکیگا ۔ میٹرک پاس نوجوانوں کو جو سرویر ۔ ڈرافٹسمین ۔ انسٹرومنٹ مکینک ۔ ریڈیو مکینک ۔ یا وائرلیس اپریٹر کا کام سیکھیں ۴۵ روپیہ ماہوار وظیفہ ملتا ہے ۔

ان فنون میں سے کوئی بھی فن سیکھ کر وہ ساری عمر اچھی آمدنی اور باعزت روزگار حاصل کرسکیگا ۔

فنون کی فہرست

آرمیچر وائنڈر	مل رائٹ
بائنڈر اٹنڈنٹ	مولڈر
بائلر میکر	پیٹرن میکر
برش	پلمبر
بڑھئی	ریڈیو مکینک
ڈرافٹسمین	ریوٹر
رولر ڈرائیور	فورلر
الکٹریشن	سرویر
الکٹریکل فٹر	ٹک سٹامپ ریفٹر
انجن آرٹیفیسر	تانبہ و ٹین ساز
انجن ڈرائیور (تیل)	ٹول میکر
انجن ڈرائیور (بھاپ)	ٹرنر
فٹر ۔ گرائنڈر	اپہولسٹر
انسٹرومنٹ مکینک	ویلڈر ۔ کٹنٹ
لائنس مین	وائرلیس اپریٹر
مشینٹ مستری	واٹرمین

ہندوستان کو زیادہ کاریگروں کی ضرورت ہے

آپ اپنے لڑکے کو فوراً داخل کراکے اس کے مستقبل کی فکر سے آزاد ہوسکتے ہیں ۔ مزید تفصیل اور داخلے کا فارم اس پتہ پر کارڈ لکھ کر حاصل کیجیئے

لاہور :-

دی پراونشل ملیٹی افیسر سیکشن ۳۵ ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم بلڈ بولڈنش ایبٹ روڈ لاہور

پشاور :-

دی سکرٹری ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سیکشن ۲۳) صوبہ سرحد پشاور

حکومتِ ہند (محکمۂ لیبر) ٹکنیکل ٹریننگ اسکیم

ضرورت رشتہ

ایک مخلص دوست جو قادیان میں ملازم اور ۳۲ روپے ماہوار تنخواہ پاتے ہیں ۔ اُن کے چار بھائی اور دو بہنیں ہیں ۔ والدین زندہ ہیں ۔ ضلع منٹگمری میں والد کے ۵ مربعہ زمین ہے ۔ اور دو کنال زمین مکان کے لئے یہاں خرید رکھی ہے ۔ پہلی بیوی کی فوتیدگی پر دوسری شادی کے خواہشمند ہیں خط و کتابت معرفت مولوی عبد الاحد صاحب مولوی فاضل تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

قابل فروخت مکان

صدر انجمن احمدیہ کا ایک مکان مشتمل بر ایک کمرہ و برآمدہ و سیڑھی ڈیوڑھی پردے برسقف بعمارت پختہ ۔ رقبہ تقریباً چار مرلہ واقعہ محلہ دار الرحمت قادیان قابل فروخت ہے ۔ ملکا آبنوشی لگا ہوا ہے ۔ پہلے بھی اس مکان کے فروخت کئے جانیکا اعلان کیا گیا تھا ۔ مگر کسی وجہ سے فروخت کرنا ملتوی کر دیا گیا تھا ۔ اب مختار عام صدر انجمن احمدیہ اس مکان کو بتاریخ ۲۳ ⅟۴۵ بروز منگل بوقت چار بجے شام موقع پر نیلام کریں گے ۔ اس وقت ایک خریدار اس مکان کی ۵۶۵ روپے نقد قیمت ادا کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ جو دوست اس سے بڑھ کر خریدنے کے خواہشمند ہوں ۔ وہ وقت مقررہ پر موقعہ پر پہنچ کر بولی دیں ۔ سب سے بڑھ کر بولی دینے والے شخص کے نام نیلام ختم کر کے زر نیلام کا ¼ حصہ نقد وصول کر کے رپورٹ بغرض منظوری صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کر دی جائیگی ۔ اور صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ کے بعد سودا مکمل سمجھا جائیگا ۔ صدر انجمن اگر چاہیگی تو سودا کو منظور کریگی ۔ اور اگر چاہے ۔ تو نامنظور کر سکتی ہے ۔ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کی صورت میں بقیہ قیمت ایک ہفتہ کے اندر اندر ادا کرنی ضروری ہوگی ۔ ورنہ زر پیشگی ضبط تصور ہوگا ۔ اور نامنظوری کی صورت میں زر پیشگی واپس کر دیا جائیگا ۔

المعلن :- ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

دواخانہ نور الدینؓ قادیان کی مشہور دوائیں

(۱) **دوا نعمت الٰہی** ۔ اولاد نرینہ کے لئے آزمودہ دوا ہے ۔ قیمت مکمل کورس عـ۸

(۲) **اکسیر سیلان الرحم** ۔ سیلان الرحم جس کا دوسرا نام لیکوریا بھی ہے اس کے لئے یہ دوا نہایت ہی مفید ثابت ہوئی ہے ۔ قیمت ۲۴ خوراک تین روپے

(۳) **سرمہ مبارک** حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ کی بیاض کا خاص نسخہ ۔ یہ سرمہ ککرے ۔ آشوب چشم وغیرہ امراض میں مفید ہے قیمت ۳ ماشہ ۱۲ر

(۴) **عنبرین** ۔ طاقت کی بینظیر دوا ، اس دوا سے اعضائے رئیسہ دل و دماغ و جگر وغیرہ کو تقویت پہنچتی ہے ۔ قوت کو بڑھاتی ہے اس کا استعمال افزائش خون کیلئے ازحد مفید ہے ۔ قیمت دس تولہ آٹھ روپے ۔ پانچ تولہ چار روپے صرف علاوہ محصولڈاک ۔ منگوانیکا پتہ :- دواخانہ نور الدین قادیان

اعلان نکاح

۲۸ دسمبر ۴۴ء کو چوہدری محمد جمیل صاحب ابن ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب گلستان کا نکاح خورشید بیگم بنت ڈاکٹر ایس اے صوفی برٹش کونسلیٹ قندھار کیساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے مسجد مبارک میں پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کیلئے بابرکت ہو خاکسار رفیق احمد منشی ڈیرہ... لاہور

بیکار

پنکھوں کی بجائے استعمال کیجئے ... بجلی کے ... بجلی کا ... ہر جگہ ملتی ... بیکر ... بیکر ورکس قادیان

ضرورت

ضرورت :- سندھ کی اراضیات میں کام کرنے کے لیے چند متدین مستعد اور تجربہ کار اسسٹنٹ منیجروں کی ضرورت ہے ۔ درخواست دہندہ کم سے کم مڈل پاس ہو ۔ درخواست کیساتھ مقامی امیر جماعت کی تصدیق ہونی چاہیئے ۔ کہ درخواست کنندہ تجربہ کار صحت مند اور زمینداری کا کام کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور افسران بالا سے ملنے کی قابلیت کا حامل ہے ، صرف زمیندار طبقہ کے اصحاب درخواست دیں ۔ تنخواہ ۲۵-۲-۳۰-۳-۵۰ - ہوگی ۔ بعض دیگر مراعات بھی دی جائیں گی ۔ جن ماہانہ آمدنی ۷۰ اور یکصد کے درمیان ہو جائے ۔ خواہشمند اصحاب ۱۰ مارچ ۴۳ء تک درخواستیں ارسال کریں ۔ خاکسار محمد عبد اللہ خان آف الیر کوٹلہ دار السلام قادیان

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا ۔ ایڈیٹر رحمت اللہ خان شاکر